بسم الله الرحمن الرحيم

الشمائل المحمديه

انی : حضرت علامہ مولانا ڈاکٹر مفتی محمد سعید باروی عطاری قادری مدظلہ الع

مئولف: محمد طیب مہاروی عطاری چشتی قادری

جامعۃ المدینہ فیضان عطار مظفرگڑھ

۱ ﴿باب ما جاء فی خلق رسول اللہ ﷺ﴾

۱۔ حضرت ربیعہ بن عبدالرحمٰن نے حضرت انس بن مالک سے سنا وہ فرمارہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نہ زیادہ بڑے قد کے تھے اور نہ زیادہ چھوٹے قد کے تھے۔ اور نہ زیادہ سفید تھے اور نہ بلکل گندمی رنگ کے تھے نہ آپکے بال زیادہ گھنگھریالے تھے اور نہ باالکل سیدھے تھے اللہ پاک نے آپکو چالس سال کی عمر میں مبعوث فرمایا۔ آپ دس سال مکہ اور دس سال مدینہ میں مقیم رہے اور اللہ پاک نے آپکو ساتھ سال کی عمر میں وفات دی آپ کے سر اور آپ کی داڑھی مبارک میں بیس سفید بال بھی نہ تھے۔

۲۔ حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ درمیانے قد کے تھے۔ اور نہ زیادہ لمبے اور نہ زیادہ چھوٹے تھے۔ آپ کا جسم مبارک حسین تھا۔ آپ کے بال نہ بالکل گھنگھریالے تھے اور نہ بالکل سیدھے تھے۔ آپ گندمی رنگ کے تھے۔ جب چلتے تو جھک کر چلتے۔

۳۔ ابو اسحاق براء بن عازب سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ حضور ﷺ درمیانے قد کے آدمی تھے۔ آپ کے دونوں کندھے دور دور تھے۔ آپکے بال مبارک کانوں کی لو تک پہنچے ہوئے تھے۔ آپ پر سرخ رنگ کی چادر تھی۔ پھر حضرت عازب نے فرمایا کہ میں نے آپ سے زیادہ حسین کوئی چیز نہ دیکھی۔

۴۔ انہی صحابی سے روایت ہے فرماتے ہیں کی میں نے کسی سرخ رنگ کی چادر میں ذی لمہ والے شخص کو حضور سے زیادہ حسین نہیں دیکھا۔ اور آپ کے بال مبارک آپ کے کندھوں کو چھوتے تھے۔ دونوں

کندھے دور دور تھے۔ نہ زیادہ چھوٹے اور نہ زیادہ لمبے قد کے تھے۔

حضرت علی بن ابو طالب فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نہ زیادہ لمبے قد کے تھے اور نہ زیادہ چھوٹے قد کے تھے۔ دونوں ہتھیلیوں اور دونوں قدموں پر گوشت تھا، سر مبارک اور کندھوں کے جوڑ مضبوط تھے سینے سے لیکر ناف تک بالوں کی لکیر تھی، جب چلتے تو جھک کر چلتے گویا کہ بلندی سے اتر رہے ہوں، پھر آپ نے فرمایا کہ میں نے حضور ﷺ کی مثل نہ آپ سے پہلے دیکھا اور نہ آپ کے بعد دیکھا۔

حضرت علی جب وصف رسول اللہ ﷺ بیان کرتے تو فرماتے کہ حضور ﷺ نہ زیادہ لمبے تھے اور نہ زیادہ چھوٹے قد کے تھے۔ آپ قوم میں درمیانے قد کے تھے، اور نہ آپ کے بال مبارک سیدھے اور نہ گھنگھریالے تھے۔ بلکہ قدرے مڑے ہوئے تھے، اور نہ آپکا چہرہ لمبا تھا اور نہ زیادہ گول تھا، بلکہ چہرے میں قدرے گولائی تھی، چہرہ سفید سرخی مائل تھا، آنکھیں سیاہ تھیں، پلکیں لمبی تھیں، کندھوں کے جوڑ اور ہڈیاں مضبوط تھیں، بغیر بالوں کے، سینے سے لیکر ناف تک لمبی لائن تھی، ہتھیلیاں اور قدم مبارک پر گوشت تھے، جب چلتے تو عاجزی سے چلتے، گویا کہ بلندی سے اتر رہے ہوں، جب کسی کی طرف آپ متوجہ ہوتے تو پوری طرح متوجہ ہوتے، دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھا، اور آپ خاتم النبیین ہیں، دل کے اعتبار سے سخی تھے، زبان کے اعتبار سے سچے تھے، طبیعت کے اعتبار سے نرم تھے، اور رہن سہن کے اعتبار سے عزت والے تھے، جس نے آپ کو پہلی بار دیکھا خوفزدہ ہوگیا، جو آپ کو پہچانے وہ حیران ہو جاتا ہے، اور وہ یہی کہتا ہے، نہ آپ کی مثل پہلے دیکھا اور نہ آپکے بعد دیکھا۔

حضرت حسن بن علی فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے ماموں ھند بن ابی ھالہ سے سوال کیا، وہ حضور کے حلیہ کو بیان کرتے تھے، میری خواہش کہ وہ میرے لیے ان اوصاف کو بیان کر دیں تا کہ جان سکوں

فرمایا: حضورﷺ کا سینہ وسیع اور سرمگی آنکھیں تھیں، آپ کا چہرہ چمکتا تھا جیسے نور سے کرنیں جھمکیں آپ درمیانے قد کے تھے، آپ کا سر مبارک بڑا تھا، اور بال مبارک قدرے بل کھائے ہوئے تھے، اگر سر مبارک کی مانگ خود بخود نکل جاتی تو رہنے دیتے ورنہ خود نہ نکالتے جب آپ کے بال مبارک زیادہ ہو جاتے تو کان کی لو سے تجاوز کر جاتے آپ کا رنگ مبارک چمکدار تھا، پیشانی مبارک کشادہ تھی، آپ کے ابرو خمدار اور باریک تھے، دونوں جدا جدا تھے ایک دوسرے سے ملے ہوئے نہیں تھے، ان کے درمیان ایک رگ تھی جو غصہ کے وقت ابھر جاتی، آپ کی ناک مبارک بلندی مائل تھی، اور اس پر چمک اور نور تھا، ابتداء سے دیکھنے والا آپکو بڑی ناک والا سمجھتا، آپکی داڑھی مبارک بھرپور اور گنجان بالوں کی تھی، رخسار مبارک ہموار تھے، گوشت لٹکے ہوئے تھے۔ آپکا دہن مبارک اعتدال کے ساتھ فراخ تھا آپکے دانت مبارک باریک تھے۔ اور سامنے والے دانتوں میں فاصلہ تھا، سینے میں ناف تک آپ کے بالوں کی باریک لائن تھی، آپ کی گردن مبارک ایسی خوبصورت تھی کہ جیسے مورتی کی گردن تراشی ہوئی ہوتی ہے، اور رنگ میں چاندی جیسی خوبصورتی تھی، آپ کے سب اعضاء مبارک نہایت معتدل اور پر گوشت اور بدن گھٹا ہوا تھا پیٹ اور سینہ مبارک ہموار تھا لیکن فراخ اور چوڑا تھا، آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان قدرے فاصلہ تھا، جوڑوں کی ہڈیاں قوی اور مضبوط تھیں، کپڑا اتارنے کی حالت میں آپ کا بدن مبارک چمکدار نظر آتا تھا، ناف اور سینہ مبارک کے درمیان ایک لکیر تھی اسکے علاوہ آپ چھاتی مبارک اور پیٹ مبارک پر بال نہ تھے، البتہ بازوؤں، کندھوں اور سینہ مبارک کے بالائی حصہ پر بال تھے، آپ کی کلائیاں دراز، ہتھیلیاں فراخ اور ہتھیلیاں اور قدم مبارک پُر گوشت تھے، ہاتھ اور آپ کے پاؤں مبارک کی انگلیاں لمبی تھیں، تلوے قدرے گہرے، قدم ہموار تھے، کہ پانی ان پر ملائم اور

صاف ہونے کی وجہ سے ٹھہرتا نہیں تھا فوراً ڈھل جاتا، جب چلتے تو قوت سے قدم اٹھاتے اور آپ ﷺ جب چلتے تو آگے جھک کر تشریف لے جاتے قدم زمین پر زور سے نہیں بلکہ آہستہ پڑتا، آپ تیز رفتار اور کشادہ قدم رکھتے، چھوٹے قدم نہ رکھتے، جب چلتے تو ایسا معلوم ہوتا کہ بستی میں اتر رہے ہوں، اور جب کسی کی طرف متوجہ ہوتے تو پورا بدن پھیر کر ہوتے، آپکی نظر نیچی رہتی تھی، آپکی نگاہ بنسبت آسمان کے زمین پر زیادہ رہتی تھی، آپکی عادت شریفہ عموماً گوشہ چشم سے دیکھنے کی تھی، یعنی غایت شرم وحیاء کی وجہ سے پوری آنکھ بھر کر نہ دیکھتے تھے، چلنے میں صحابہ کو اپنے آگے کر دیتے تھے، اور آپ پیچھے رہ جاتے جس سے ملتے سلام کرنے میں خود ابتداء فرماتے۔

۸۔ حضرت جابر بن سمرہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کا چہرہ یعنی منہ مبارک وسیع تھا، آنکھوں کی سفیدی میں سرخی مائل تھی، ایڑیوں پر گوشت کم تھا۔

۹۔ حضرت جابر بن سمرہ فرماتے ہیں: کہ میں نے حضور ﷺ کو چاندنی رات میں دیکھا آپ پر سرخ رنگ کی چادر تھی، پس میں نے چاند اور حضور ﷺ کی طرف دیکھنا شروع کیا، تو میرے نزدیک چاند سے حضور ﷺ زیادہ حسین تھے۔

۱۰۔ ابو اسحاق نے حضرت براء بن عازب سے سوال کیا کہ حضور ﷺ کا چہرہ مبارک تلوار کی مثل ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ نہیں! بلکہ حضور ﷺ کا چہرہ چاند کی مثل ہے۔

۱۱۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سفید تھے جیسے سفیدی سے ڈھلے ہوئے ہوں، اور آپ کے بال مبارک لمبے تھے۔

۱۲۔ حضرت جابر بن عبداللہ سے ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: مجھ پر انبیاء کرام

کو پیش کیا گیا، جب موسیٰ علیہ السلام آئے تو آپ مردوں میں سے مرد تھے گویا کہ شنوءہ کے مردوں میں سے ایک مرد تھے، اور میں نے عیسیٰ ابن مریم کو دیکھا پس جب میں نے قریب سے دیکھا تو وہ عروہ بن مسعود کے مشابہہ تھا، اور جب میں نے ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا پس جب میں نے آپ کو قریب سے دیکھا تو وہ تمہارے صاحب کے مشابہہ تھا (یعنی حضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ میرے مشابہہ تھا)۔ اور جب میں نے جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا پس جب میں نے قریب سے دیکھا تو دِحیہ کلبی کے مشابہ تھا۔

۱۳۔ ابو طفیل فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو دیکھا ہے۔ اور روئے زمین پر اس وقت میرے سوا کوئی ایسا نہیں تھا جس نے حضور کو دیکھا ہو، سعید جریری کہتے ہیں کہ میں نے کہا میرے لیے حضور ﷺ کوئی وصف بیان فرمادیں تو پھر فرمایا کہ آپ ﷺ سفید چہرے والے تھے، نرم تھے، اور درمیانے قد کے تھے۔

۱۴۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے اگلے دو دانتوں کے درمیان قدرے فاصلہ تھا، جب آپ کلام فرماتے تو دیکھا جاتا کہ آپ کے اگلے دو دانتوں سے جیسے نور نکل رہا ہو۔

۲ باب ما جاء فی خاتم النبوۃ ﷺ

۱۵۔ سائب بن یزید سے ہے وہ فرماتے ہیں کہ میری خالہ مجھے حضور ﷺ کے پاس لے گئیں اور عرض کی، یارسول اللہ ﷺ میری بہن کے بیٹے کو مرض ہے، تو حضور ﷺ نے میرا سر پکڑا اور میرے لیے آپ نے برکت والی دعا کی اور آپ ﷺ نے وضو کیا پس میں نے آپ ﷺ کا وضو کا بچا ہوا بچا ہوئے پانی کو میں نے پی لیا، اور میں کھڑا ہوا اور آپ کے پیچھے ہو گیا پس میں نے آپ کے کندھوں کے درمیان ایک مہر دیکھی جو کبوتری کے انڈے کی مثل سفیدی میں تھی۔

١٦ حضرت جابر بن سمرہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے کندھوں کے درمیان مہر دیکھی جو سرخ گوشت کے ٹکڑے کی طرح تھی اور کبوتری کے انڈے کی مثل تھی۔

١٧ حضرت عمر بن قتادہ اپنی دادی رمیثہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضور ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں چاہوں کہ اپنی مہر کو بدل دوں جو میرے کندھوں کے درمیان ہے، تو میں ایسا کر سکتا ہوں۔

١٨ محمد بن علی فرماتے ہیں کہ حضرت علی جب رسول اللہ ﷺ کے وصف بیان کرتے (یہ حدیث پاک طوالت کے ساتھ ہے) تو فرماتے کہ مہر نبوت کندھوں کے درمیان ہے، اور وہ خاتم النبیین ہیں۔

١٩ ابوزید عمر بن اخطب انصاری فرماتے ہیں، مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے ابوزید! تم میرے قریب آؤ اور میری پیٹھ ملو، پس میں نے آپ کی پیٹھ ملی تو میری انگلی مُہر پر پڑی، تو علباء بن احمر یشکری نے کہا 'مُہر' کیا ہے؟ تو ابوزید نے کہا کہ کچھ بال جمع تھے۔

٢٠ عبداللہ بن بریدہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو سنا وہ کہہ رہے تھے کہ ایک دن سلمان فارسی حضور ﷺ کی بارگاہ میں آئے مدینہ میں قدم رکھا اور ان کے پاس ایسا دسترخوان تھا جس پر تازہ کھجوریں تھیں، تو ان کو حضور ﷺ کے آگے رکھ دیا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ تو آپ نے عرض کی کہ یہ آپ اور آپکے اصحاب کیلیے صدقہ ہے، پس فرمایا کہا اسے اٹھاؤ کیونکہ ہم صدقہ نہیں کھاتے تو آپ نے نے اٹھالیا اور دوسرے دن اس کی مثل لے آئے اور حضور ﷺ کے آگے رکھ دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ عرض کی آپ اور آپ کے اصحاب کیلیے ہدیہ ہے، تو حضور ﷺ نے فرمایا اپنے اصحاب سے کہ کھلے کھلے ہو جاؤ پھر میں نے حضور ﷺ کی مہر نبوت کی طرف دیکھا پس میں اس کے ساتھ ایمان

لایا، اور کیونکہ آپ یہودی کے پاس تھے (یعنی آپ اس کے غلام تھے)، تو حضور ﷺ نے آپ کو اس شرط پر خریدا کہ آپ اسے اتنے اور اتنے درہم دیں گے، اور وہ (یعنی سلمان) میرے لیے کھجور گاڑ بھی دے گا اور سلمان اس میں کام کرے گا یہاں تک کہ وہ کھجور پھل دار ہو جائے، تو حضور ﷺ نے کھجور کے درخت گاڑے سوائے ایک کے اس کو حضرت عمر نے گاڑا، تمام پودے پھل دار گئے کہ ایک سال میں اتنے کھجور کسی درخت نے نہ اگائے ہوں گے، پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس کھجور کو کیا ہوا ہے؟ تو حضرت عمر نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اس درخت کو میں نے گاڑا ہے، پس حضور ﷺ نے اس کو اکھیڑ دیا اور دوبارہ اس کو گاڑا تو وہ بھی پھل دار ہو گیا۔

۲۱۔ ابونضرہ العوفی فرماتے ہیں میں نے ابو سعید الخذری سے سوال کیا حضور ﷺ کی مہر کے بارے میں تو آپ نے فرمایا: کہ وہ آپ کی پیٹھ میں گعشت کا ایک ٹکڑا تھا جو اٹھا ہوا تھا۔

۲۲۔ حضرت عبداللہ بن سرجس فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا کہ آپ اپنے کچھ اصحاب اور لوگوں میں جمع تھے، پس میں آپ کی پیچھے گھومنے لگا، تو حضور ﷺ نے میرے ارادے کو جان لیا جو میں نے کیا تھا، تو آپ ﷺ نے اپنی پیٹھ کے پیچھے چادر ہٹائی، تو میں نے مہر نبوت کی جگہ کو دیکھ لیا، جو آپ ﷺ کے کندھوں پر تھی جو (اُلجُمع) کی مثل تھی، اس کے ارد گرد چھوٹے بال تھے، گویا کہ وہ چھوٹے پرندے کا سایہ ہے، پس میں لوٹا کہ حضور ﷺ کے سامنے آ گیا، تو میں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ اللہ پاک آپکی مغفرت فرمائے، تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ تیری بھی مغفرت فرمائے، تو پس قوم نے کہا کہ کیا ہم آپ کیلیے مغفرت طلب کر سکتے ہیں؟ فرمایا گی ہاں! اور تمھارے لیے بھی، پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ''وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلِلْمُؤْمِنٰتِ''۔

۳۔ ﴿باب ما جاء فی شعر رسول اللہ ﷺ﴾

۲۲۔ حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے بال مبارک آدھے کانوں تک تھے۔

۲۳۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کرتے تھے، اور آپ کے بال ''الجمعہ'' (وہ بال مبارک جو کندھوں تک پہنچ جائیں) سے اوپر اور ''الوَفرَہ'' (وہ بال مبارک جو کانوں کی لو تک سے نیچے ہوں اور کندھوں تک نہ پہنچیں) سے نیچے ہوں۔

۲۴۔ حضرت براء بن عازب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ درمیانے قد کے تھے، جو دونوں کندھوں کے درمیان آپ کی مہر تھی وہ دور تھی، اور آپ کے جُمّۃ بال آپ کے کانوں کی لو کو چھوتے تھے۔

۲۵۔ حضرت قتادہ نے حضرت انس سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے بال کیسے تھے، فرمایا آپکے بال نہ تو زیادہ گھنگھریالے تھے اور نہ زیادہ سیدھے تھے، آپ کے بال کانوں کی لو کو چھوتے تھے۔

۲۶۔ اُم ہانی بنت ابی طالب فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ میں قدم رکھا یعنی مکہ میں تشریف لے آئے اس حال میں کہ اپنے بالوں کو چار حصوں میں گھوندھا ہوا تھا۔

۲۷۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے بال مبارک آدھے کانوں تک تھے۔

۲۸۔ ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے بالوں کو چھوڑ دیتے تھے۔

۲۹۔ ام ہانی فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ اپنے بالوں کو چار گوندھے حصوں میں تقسیم فرماتے تھے۔

۴۔ ﴿باب ما جاء فی ترجل رسول اللہ ﷺ﴾

۳۱۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کو کنگھا کرتی تھی، اس حال میں کہ میں حائضہ بھی ہوتی تھی۔

تیل لگایا

۳۲۔ حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے سر مبارک کو اکثر دھویا کرتے تھے۔ اور اپنے بالوں کو تیل کے ساتھ سنوارتے تھے، اور اکثر سر بند استعمال فرماتے، یہاں تک کہ وہ کپڑا تیل والا ہو جاتا۔

۳۳۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ بیشک حضور ﷺ سیدھی جانب پسند فرماتے تھے، اور جب آپ پاکی کرتے اور کنگھی کرنے میں جب کنگھی کرتے، اور جوتے اتارنے میں جب جوتے اتارتے۔

۳۴۔ حضرت عبداللہ بن مغفل فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے کنگھا کرنے سے منع فرمایا مگر کبھی کبھی (یعنی کہ ایک دن چھوڑ کر دوسرے دن کنگھی کرنا)۔

۳۵۔ اصحاب النبی ﷺ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کبھی کبھی کنگھا کرتے۔۔

۵۔ ﴿باب ما جاء فی شیب رسول اللہ ﷺ﴾

۳۶۔ حضرت قتادہ نے انس بن مالک سے کہا کہ کیا رسول اللہ ﷺ خضاب لگاتے تھے؟ فرمایا کہ آپ اس حد تک پہنچے ہی نہیں تھے، بیشک آپکی دونوں آنکھوں اور دونوں کانوں کے درمیان میں بال تھے، اور لیکن ابوبکر رضی اللہ عنہ حناء (مہندی) اور (وہ جو سرخ کر دیتی ہے) لگاتے تھے۔

۳۷۔ حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک اور آپ کی داڑھی

مبارک میں سفید بال شمار نہیں کیے مگر 14 بالوں کے جو سفید تھے۔

۱۸ حضرت جابر بن سمرہ سے رسول اللہ ﷺ کے بالوں کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے یہ فرمایا کہ جب حضور ﷺ تیل نہ لگاتے تو پھر کچھ دکھائی دیتے۔

۱۹ عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سفید بال مبارک 20 کے قریب تھے۔

۲۰ ابن عباس فرماتے ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ میں بڑھاپے کے آثار نظر آرہے ہیں، تو حضور ﷺ نے فرمایا مجھے (ھود، الواقعہ، المرسلات) کی سورتیں اور (عم یتسا ءلون اور اذا الشمس کورت) نے مجھے بوڑھا کر دیا۔

۲۱ ابو جحیفہ فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ہم آپ میں یہ دیکھ رہے ہیں کہ سفیدی آپکے بالوں میں آرہی ہے، تو حضور ﷺ نے فرمایا (ھود) اور اس کی مثل سورتوں نے مجھے بوڑھا کر دیا ہے۔

۲۲ ابو رمثہ التیمی کہتے ہیں کہ میں حضور ﷺ کی بارگاہ میں آیا اور میرے ساتھ میرا بیٹا بھی تھا، تو میں نے کہا! انہیں دیکھو جب میں نے دیکھا تو کہا کہ یہ اللہ کے رسول ﷺ ہیں، اور آپ ﷺ پر دو سبز رنگ کے کپڑے تھے، اور انکے بالوں مبارک میں کچھ سفیدی واضح تھی اور ان کے بڑھاپے والے بال سرخ رنگ کے تھے۔

۲۳ سماک بن حرب کہتے ہیں کہ میں نے جابر بن سمرہ سے کہا کہ کیا حضور ﷺ کے بالوں مبارک میں سفیدی تھی تو کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک میں سفید بال نہ تھے مگر کچھ بال مبارک جو کہ آپ کے سر مبارک میں جدا تھے، جب آپ ﷺ تیل لگاتے تو تیل انکی سفیدی کو چھپا دیتا۔

٦۔ ﴿باب ما جاء فی خضاب رسول اللہ ﷺ﴾

۴۴۔ ابو رمثہ فرماتے ہیں کہ میں حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا میرے ساتھ میرا بیٹا بھی تھا تو حضور ﷺ نے فرمایا کیا یہ تیرا بیٹا ہے؟ میں نے عرض کی جی! میں اس کی گواہی دیتا ہوں تو حضور ﷺ نے یہ فرمایا کہ ''نہ یہ تیرا بوجھ اٹھائے گا اور نہ تو اس کا بوجھ اٹھائے گا، پھر کہتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کے سر مبارک میں سرخ بال دیکھے۔

۴۵۔ عثمان بن موجب کہتے ہیں کہ میں نے ابو ہریرہ سے سوال کیا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے خضاب لگایا تھا، تو آپ نے فرمایا، (جی ہاں!)۔

۴۶۔ بشیر بن خصاصیہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو باہر تشریف لاتے ہوئے دیکھا آپ نے غسل کیا ہوا تھا اور اپنے سر مبارک کو جھاڑ رہے تھے اور آپ نے سر مبارک خوشبو اور مہندی لگائی ہوئی تھی۔ اس میں راوی کو شک ہے۔

۴۷۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے بالوں کو دیکھا آپ ﷺ نے خضاب لگایا ہوا تھا۔

۷۔ ﴿باب ما جاء فی کحل رسول اللہ ﷺ﴾

۴۸۔ ابن عباس سے ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ **اثمد** سرمہ استعمال کرو یہ نظر کو تیز کرتا ہے اور آنکھ کی پلکوں کو اگاتا ہے، ابن عباس فرماتے ہیں کہ ان کے پاس سرمہ دانی تھی وہ اس سے ہر رات سرمہ کو لگاتے، ہر ایک میں (یعنی آنکھ) تین مرتبہ لگاتے تھے۔

۴۹۔ ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سونے سے پہلے ہر آنکھ میں تین مرتبہ اثمد کو لگاتے تھے (یعنی سرمہ لگاتے تھے)۔

اور یزید بن ہارون اسی حدیث میں فرماتے ہیں کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سرمہ دانی تھی جس کو سونے سے پہلے ہر آنکھ میں تین مرتبہ لگاتے تھے۔

۵۰۔ ابن عبداللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم پر **اثمد** سرمہ لازم ہے، سونے سے پہلے لگاؤ، پس یہ بیشک نظر کو تیز کرتا ہے اور پلکوں کو اگاتا ہے۔

۵۱۔ ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک تمہارے لیے **اثمد** سرمہ بہتر ہے، یہ نظر کو تیز کرتا ہے اور پلکوں کو اگاتا ہے۔

۵۲۔ ابن عمر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پر **اثمد** سرمہ لازم ہے بیشک یہ نظر کو تیز کرتا ہے اور پلکوں کو اگاتا ہے۔

۸. ﴿باب ما جاء فی لباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم﴾

۵۳۔ عبداللہ بن بریدہ ام سلمہ سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کپڑوں میں جو پسند تھا وہ قمیص ہے۔

۵۴۔ عبداللہ بن بریدہ ام سلمہ سے روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کپڑوں میں جو زیادہ قمیص پسند تھی۔

۵۵۔ ام سلمہ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کپڑوں میں جو زیادہ پسند تھی وہ قمیص ہے۔

۵۶۔ اسماء بنت زید فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی قمیص مبارک کی آستین کلائیوں تک تھی۔

۵۷۔ معاویہ بن قرۃ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں حضور ﷺ کی بارگاہ میں گروہ کے ساتھ آیا، ہم نے کہا ہم ان کی بیعت کریں، بیشک ان کی قمیص مطلق تھی، یا فرماتے ہیں کہ میں نے اپنا ہاتھ حضور ﷺ کے گریبان میں ڈال دیا، پس میں نے مہر کو چھولیا۔

۵۸۔ انس بن مالک فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے اس حال میں کہ وہ اسامہ بن زید کے ٹیک لگائے ہوئے تھے، اور آپ پر قطری کپڑا تھا جسکو آپ نے اوڑھا ہوا تھا، پس اس پر نماز پڑھی۔

۵۹۔ ابوسعید الخدری فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ جب حضور ﷺ کوئی نیا کپڑا پہنتے تو اس کا نام قمیص، عمامہ یا پھر چادر رکھتے، پھر فرماتے اے اللہ تیرے لیے حمد ہے، جیسا کہ تو نے مجھے یہ کپڑا پہنایا، میں تجھ سے اس کی بھلائی اور جس کیلئے پہنایا گیا اس کی خیر کا سوال کرتا ہوں، اور میں تجھ سے اسکے شر اور جس مقصد کیلئے ہے اس کے شر کی پناہ مانگتا ہوں۔

۶۰۔ حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو کپڑوں میں سے یمنی کپڑا (جو اون سے بنا ہوتا تھا) پسند تھا اور اس کو پہنتے تھے۔

۶۱۔ ابوجحیفہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ پر سرخ رنگ کا ایک حُلّہ تھا، اور جیسے میری نظر پنڈلیوں کی سفیدی پر پڑی، سفیان نے کہا کہ میں نے اس کپڑے کو دیکھا وہ یمنی کپڑا تھا۔

۶۲۔ حضرت براء بن عازب فرماتے ہیں کہ میں نے سرخ حلہ میں لوگوں میں سے حضور ﷺ سے زیادہ حسین کوئی نہ دیکھا، آپ ﷺ کے بال مبارک کانوں کے قریب تک پہنچتے تھے۔

۶۳۔ ابو رمثہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا اس حال میں کہ ان پر دو سبز رنگ کی چادریں تھیں۔

۶۴۔ حضرت قیلہ بنت مخرمہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا اس حال میں کہ آپ پر دو پرانی چادریں تھیں، جو زعفران میں رنگی ہوئی تھیں، اور ان کا اثر زائل ہو چکا تھا۔

۶۵۔ ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم پر کپڑوں میں سے سفید کپڑا لازم ہے، اور چاہیے کہ اس کو تمہارے زندہ پہنیں اور مردوں کو اس میں کفن دو، بیشک کپڑوں میں سے سفید کپڑا زیادہ بہتر ہے۔

۶۶۔ سمرہ بن جندب فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سفید کپڑا پہنو کیونکہ یہ زیادہ طاہر اور پاکیزہ ہے، اور اس میں اپنے مردوں کو کفن دو۔

۶۷۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک صبح باہر تشریف لائے اور آپ پر سیاہ بالوں سے بنی ایک لمبی چادر تھی۔

۶۸۔ عروۃ بن مغیرہ بن شعبۃ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ حضور ﷺ نے رومی جُبّہ پہنا ہوا تھا، اور اس کی آستینیں تنگ تھیں۔

۹۔ ﴿باب ما جاء فی خف رسول اللہ ﷺ﴾

۶۹۔ حضرت بریدۃ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ نجاشی (یہ حبشہ کا بادشاہ تھا) نے حضور ﷺ کیلئے دو سیاہ اور سادہ موزے بطور تحفہ کے بھیجے، آپ نے ان کو پہنا پھر وضو کیا اور ان پر مسح فرمایا۔

۷۰۔ حضرت مغیرہ فرماتے ہیں کہ حضرت دحیہ نے حضور ﷺ کو بطور تحفہ دو موزے پیش کیے، آپ ﷺ نے انہیں پہنا، اور اسرائیل نے حضرت جابر کے واسطے سے حضرت عامر سے روایت کی کہ انہوں نے آپ کو ایک جبہ بھی پیش کیا، آپ نے اسے پہنا یہاں تک کہ وہ پرانا ہو کر پھٹ گیا، اور حضور ﷺ کو یہ بتایا نہیں گیا تھا کہ کہ وہ ذبح کیے ہوئے جانوروں کے ہیں یا نہیں۔

۱۰. ﴿باب ما جاء في نعل رسول الله ﷺ﴾

۷۱۔ قتادہ فرماتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک سے عرض کی کہ رسول اللہ ﷺ کے جوتے مبارک کیسے تھے؟ ان کے دو تسمے تھے۔

۷۲۔ ابن عباس فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کے نعلین مبارک تسموں والے تھے، جن کے دونوں سرے آپس میں ملے ہوئے تھے۔

۷۳۔ عیسی بن طھمان فرماتے ہیں انس بن مالک ہماری طرف آرہے تھے آپ کے جوتے بغیر بالوں کے تھے، اور دونوں پر تسمے تھے۔

۷۴۔ عبید بن جریج ابن عمر سے فرماتے ہیں کہ میں نے آپکو دیکھا آپ نے گائے کی کھال سے بنے جوتے پہنے ہوئے تھے فرماتے ہیں کہ بیشک میں نے حضور ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے وہ جوتے پہنے ہوئے تھے، کہ ان پر بال نہیں تھے اور میں نے وضو کیا اس میں سے، اور میں اس کو پسند کرتا ہوں کہ اس کو میں پہنوں۔

۷۵۔ ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کے جوتے دو تسموں والے تھے۔

۷۷۔ ابو ہریرہ سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، تم میں سے کوئی ایک بھی ایک جوتے میں نہ چلے، یا تو دونوں پاؤں میں جوتا پہنے یا پھر دونوں کو ننگا رکھے۔

۷۸۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے الٹے ہاتھ سے کھانا کھانے سے منع فرمایا اور ایک جوتے میں چلنے سے منع فرمایا۔

۷۹۔ ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی ایک جوتا پہنے تو سیدھے سے ابتدا کرے، اور جب اتارے تو الٹے پاؤں سے ابتدا کرے۔

(پہننے میں سیدھے پاؤں سے ابتدا کرے اور اتارنے میں الٹے پاؤں سے شروع کرے)

۸۰۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ سیدھی جانب کو واجب کرتے جس قدر آپ استطاعت رکھتے، کنگھا کرنے میں، جوتا پہننے میں، اور وضو کرنے میں۔

۸۱۔ ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ، ابوبکر رضی اللہ عنہ، اور عمر رضی اللہ عنہ آپ کے نعلین مبارک کے دو تسمے تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ وہ پہلے شخص ہیں کہ جنہوں نے ایک ایک تسمہ باندھا۔

۱۱. ﴿باب ما جاء فی ذکر خاتم رسول اللہ ﷺ﴾

۸۲۔ انس بن مالک فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کی مہر مبارک کاغذ کی تھی، اور اس کا جو فصیح تھا (یعنی جس پر نقش بنا ہوا ہوتا ہے) وہ حبشیوں کی معدنیات سے تھی۔

۸۳۔ ابن عمر فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کی مہر مبارک چاندی سے بنی ہوئی تھی، بس اس پر مہر بنی ہوئی

تھی، اس کو پہنتے نہیں تھے۔

۸۴۔ انس بن مالک فرماتے ہیں کہ حضورﷺ کی مہر کاغذ کی تھی اور اس کا جو نقش تھا وہ حبشیوں کی معدنیات سے تھی۔

۸۵۔ انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہﷺ نے جب اہل عجم کی طرف خط لکھنے کا ارادہ کیا تو ان سے فرمایا کہ بیشک عجم جو ہیں وہ قبول نہیں کرتے مگر ایسے لکھے ہوئے کہ جس پر مہر لگی ہوئی ہوتی ہے۔ تو اس لیے مہر کو بنانے کا حکم دیا، پس میں نے اس کی سفیدی (یعنی چاندی کی مہر) پر نظر ڈالی جو آپکے (یعنی حضورﷺ) کے ہاتھ میں تھی۔

۸۶۔ انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہﷺ کی مہر کا جو نقش تھا اس کی ایک لائن پر "محمد" اور اس کی دوسری لائن پر "رسول" اور اس کی تیسری لائن پر "اللہ" لکھا ہوا تھا۔

۸۷۔ انس بن مالک فرماتے ہیں کہ نبی کریمﷺ نے قیصری و کسری اور نجاشی کی طرف خط لکھا، پس ان سے کہا گیا "بیشک وہ قبول نہیں کرتے مگر لکھا ہوا تو رسول اللہﷺ نے مہر کے حلق کو چاندی سے رنگ دیا، اور اس میں "مُحَمَّد الرَّسُولَ اللہ" نقش تھا۔

۸۸۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ حضورﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو اپنی مہر کو اتار دیتے۔

۸۹۔ ابن عمر فرماتے ہیں کہ حضورﷺ نے کاغذ سے مہر بنائی اور وہ آپ کے ہاتھ میں تھی، پھر ابو بکر اور پھر عمر کے ہاتھ میں تھی، اور پھر عثمان رضی اللہ عنہما کے ہاتھ میں تھی، پھر وہ "بئر اریس" میں واقع ہوئی اس کا نقش "محمد الرسول اللہ" تھا۔

۱۲۔ ﴿باب ما جاء فی أن النبی ﷺ کان یتختم فی یمینہ﴾

۹۰۔ علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی انگوٹھی کو سیدھے ہاتھ میں پہنتے تھے۔

۹۱۔ عبداللہ بن جعفر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی انگوٹھی آپکے سیدھے ہاتھ میں تھی۔

۹۲۔ عبداللہ بن جعفر فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کی انگوٹھی سیدھے ہاتھ میں ہوتی تھی۔

۹۳۔ جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کی انگوٹھی آپکے سیدھے ہاتھ میں تھی۔

۹۴۔ صلت بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کی انگوٹھی آپکے سیدھے ہاتھ میں ہوتی تھی۔

۹۵۔ ابن عمر فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے اپنی انگوٹھی چاندی سے بنائی ہوئی تھی اور اس کے فص کو ایک (حبشیوں کی معدنیات) سے بنایا تھا اور اس میں ''محمد الرسول اللہ'' نقش تھا، اور کسی کو بھی اس پر نقش کرنے سے منع فرمایا، اور وہ حضرت ''معیقیب'' سے ''بئر اریس'' میں گر گئی تھی۔

۹۶۔ جعفر بن محمد اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ امام حسن علیہ السلام کی جو انگوٹھی مبارک انکے الٹے ہاتھ میں تھی۔

۹۷۔ انس بن مالک فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کی انگوٹھی انکے سیدھے ہاتھ میں ہوتی تھی۔

۹۸۔ ابن عمر فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے اپنی اپنی انگوٹھی سونے کی بنائی، پس آپ اس کو اپنے سیدھے ہاتھ میں پہنتے تھے، تو لوگوں نے اپنی انگوٹھیاں سونے کی بنوائیں تو حضور ﷺ نے اس کو ترک فرما دیا اور فرمایا میں اسے ہمیشہ کیلیے نہیں پہنوں گا، پس لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں چھوڑ دیں۔

۱۳. ﴿باب ما جاء فی صفة سیف رسول الله ﷺ﴾

۹۹۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کی تلوار کی مٹھی چاندی کی تھی۔

۱۰۰۔ سعید بن ابی الحسن بصرہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کی تلوار کی مٹھی چاندی کی تھی۔

۱۰۱۔ حضرت جدۃ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ فتح کے دن مکہ میں داخل ہوئے ورآپکی تلوار کی مٹھی جو تھی وہ چاندی اور سونے کی تھی۔

۱۰۲۔ ابن سیرین فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی تلوار سمرۃ بن جندب کی تلور کی طرح بنائی، اور میں نے گمان کیا کہ سمرہ نے اپنی تلوار حضور ﷺ کی تلوار کی طرح بنائی ہوگی، اور وہ بنوحنیفہ کی تلواروں کی ہیئت پر ہے۔

۱۴. ﴿باب ما جاء فی صفت درع رسول الله ﷺ﴾

۱۰۳۔ زبیر بن عوام فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے اُحد کے دن دو "زرع" پہنے ہوئے تھے، پس آپ چٹان پر چڑھنے لگے اور استطاعت نہ تھی، پس آپ ﷺ نے حضرت طلحہ کو نیچے بٹھالیا اور حضور ﷺ چڑھ گئے اور پہاڑی پر ٹھہر گئے۔

((زبیر بن عوام فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا "طلحہ" پر جنت واجب ہے))۔

۱۰۴۔ سائب بن یزید کہتے ہیں کہ حضور ﷺ پر اُحد کے دن دو "زرع" تھے اور وہ ظاہر ہوئے جس کو آپ ﷺ نے ایک دوسرے کے اوپر پہنا ہوا تھا۔

١٥. ﴿باب ما جاء فی صفة مغفر رسول الله ﷺ﴾

١٠٥ انس بن مالک فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مکہ میں داخل ہوئے اور آپ ﷺ پر ایک جنگی ٹوپی بھی تھی۔

((اور آپ ﷺ سے کہا گیا کہ یہ ابن خطل ہے جو کعبہ کے پردوں کے پیچھے چھپا ہوا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا "اسے قتل کردو"))۔

١٠٦ حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عام الفتح میں مکہ میں داخل ہوئے اور آپ کے سر مبارک پر جنگی ٹوپی بھی تھی۔

١٦. ﴿باب ما جاء فی عمامة رسول الله ﷺ﴾

١٠٧ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ فتح کے دن مکہ میں داخل ہوئے اور آپ ﷺ پر سیاہ عمامۃ تھا (یعنی آپ ﷺ نے سیاہ عمامۃ پہنا ہوا تھا)۔

١٠٨ عمرو بن حدیث اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضور ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ سے سر مبارک پر سیاہ عمامۃ تھا۔

١٠٩ اور فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں سے خطاب فرمایا اس حال میں کہ آپ ﷺ پر سیاہ عمامۃ تھا۔

ابن عمر فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ جب عمامۃ پہنتے تو آپ ﷺ کے عمامۃ کے دونوں کنارے لٹک رہے ہوتے۔

۱۱۱۔ ابن عباس فرماتے ہیں کہ حضورﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیا اس حال میں کہ آپﷺ پر کالا عمامہ تھا۔(یعنی آپﷺ نے سیاہ عمامہ پہنا ہوا تھا)۔

۱۷. ﴿باب ما جاء فی صفة ازار رسول اللہ ﷺ﴾

۱۱۲۔ ابو بردہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہماری طرف اوڑھی جانے والی چادر اور یا پھر پرانی چادر نکالی پھر آپ نے فرمایا رسول اللہﷺ کی روح مبارک انہیں میں قبض ہوئی تھی۔

۱۱۳۔ اشعث بن سلیم اپنی پھوپھی سے اور وہ کسی اور سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ میں مدینہ میں پیدل چل رہا تھا، تو پیچھے سے کسی آدمی نے آوز دی کہ اپنا ازار اونچا کرو اس میں کچھ زیادہ پرہیز گاری ہے اور کپڑے کا بھی باقی رہنا ہے، تو میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو حضورﷺ تھے، تو پھر میں نے عرض کی یا رسول اللہﷺ یہ تو عام سی چادر ہے، تو حضورﷺ نے فرمایا کہ کیا تیرے لیے مجھ میں نمونہ نہیں ہے، تو میں نے دیکھا کہ آپﷺ کا ازار آدھی پنڈلی تک ہے۔

۱۱۴۔ سلمہ بن اکوع اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ عثمان رضی اللہ عنہ کا ازار آدھی پنڈلی تک تھا۔

۱۱۵۔ حزیفہ بن یمان فرماتے ہیں کہ میرے حضورﷺ نے میری یا اپنی پنڈلی کا گوشت کا ٹکڑا پکڑا اور فرمایا کہ یہ ازار کی جگہ ہے، اس سے کم نہ کرو پس ازار کیلئے ٹخنوں میں کوئی حق نہیں ہے۔

۱۸. ﴿باب ما جاء فی مشیة رسول اللہ ﷺ﴾

۱۱۶۔ ابوھریرہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضورﷺ سے زیادہ حسین نہیں دیکھا، گویا کہ سورج آپﷺ گویا کہ سورج آپﷺ کے چہرے میں تیر رہا ہے، اور میں نے حضورﷺ سے زیادہ تیز چلنے والا نہیں دیکھا، گویا کہ زمین سکڑ رہی ہے، ہم ہر ممکن کوشش کرتے اور ہماری جانیں حرج میں پڑتیں مگر آپﷺ حرج میں نہ پڑتے۔

۱۱۷۔ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول کریمﷺ کے وصف بیان فرماتے تو یہ فرماتے کہ جب آپﷺ چلتے تو قوت کے ساتھ قدم مبارک رکھتے گویا کہ وہ بلندی سے اتر رہے ہیں۔

۱۱۸۔ علی بن ابوطالب فرماتے ہیں کہ جب حضورﷺ چلتے تو جھک کر چلتے گویا کہ بلندی سے اتر رہے ہیں۔

۱۹. ﴿باب ما جاء فی تقنع رسول اللہ ﷺ﴾

۱۱۹۔ انس بن مالک فرماتے ہیں کہ حضورﷺ اکثر سر بند استعمال فرماتے، ان کا کپڑا تیل والا کپڑا تھا۔

۲۰. ﴿باب ما جاء فی جلسة رسول اللہ ﷺ﴾

۱۲۰۔ قیلة بنت مخرمہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہﷺ کو دیکھا، آپﷺ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے ورآپﷺ کے دونوں دو ٹخ علیﷺ ہاتھ بغل میں تھے۔

۱۲۱۔ عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے حضورﷺ کو مسجد میں لیٹے ہوئے دیکھا اس حال میں کہ آپﷺ نے ایک پاؤں دوسرے پر رکھا ہوا تھا۔

۱۲۲۔ ابوسعید الخدری فرماتے ہیں کہ رسولﷺ جب مسجد میں بیٹھتے تو اپنے ہاتھوں کا حلقہ بنا لیتے۔

۲۱. ﴿باب ما جاء فی تکاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم﴾

۱۲۳۔ جابر بن سمرۃ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تکیے کے بائیں جانب پر ٹیک لگائے ہوئے تھے۔

۱۲۴۔ عبدالرحمن بن ابوبکرا اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں صغیرہ اور کبیرہ گناہوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ تو صحابہ کرام نے عرض کی کہ کیوں نہیں! اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ہمیں بتائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا، پھر آپ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ٹیک لگا کر بیٹھ گئے، اور فرمایا جھوٹی گواہی یا پھر جھوٹی بات کہنا، تو آپ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرما ہی رہے تھے کہ یہاں تک کہ ھم نے کہا کہ کاش آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو جاتے۔

۱۲۵۔ ابو جحیفہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہر حال میں ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھاتا۔

۱۲۶۔ علی بن اقمر نے ابو جحیفہ سے سنا کہ آپ فرمارہے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھاتا۔

۱۲۷۔ جابر بن سمرۃ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھے تھے۔

۲۲. ﴿باب ما جاء فی اتکاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم﴾

۱۲۸۔ حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حالت مرض میں گھر سے باہر تشریف فرما

رہے اس حال میں کہ آپ ﷺ اسامہ بن زید کی ٹیک لگائے ہوئے تھے اور آپ پر یمنی چادر بھی تھی۔
اور تحقیق آپ ﷺ نے اسے اوڑھا ہوا تھا، پس آپ ﷺ نے انکو نماز پڑھائی۔

ابو رباح حضرت فضل بن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ میں حضور ﷺ کی بارگاہ میں آپ ﷺ کے مرض وصال میں حاضر ہوا، آپ ﷺ کے سر پر پیلے رنگ کا سر بند تھا، پس میں نے آپ ﷺ پر سلام پیش کیا تو حضور ﷺ نے فرمایا ''اے فضل''، میں نے عرض کی ''لبیک اے اللہ کے رسول ﷺ'' تو آپ ﷺ نے فرمایا ''اس کپڑے کو مضبوطی سے میرے سر پر باندھو'' تو فرماتے ہیں کہ میں نے ایسا کیا پھر حضور ﷺ اٹھ کر بیٹھ گئے اور آپ ﷺ نے اپنی ہتھیلیاں میرے کندھوں پر رکھ دیں پھر آپ ﷺ کھڑے ہو گئے اور مسجد میں داخل ہو گئے۔

۲۳. باب ما جاء فی عیش رسول اللہ ﷺ

محمد بن سیرین فرماتے ہیں ہم ابو ہریرہ کے پاس تھے اس حال میں کہ آپ پر دو سرخ رنگ میں رنگی چادریں تھیں، جو بغیر سلے ہوئی تھیں، پس ان میں ایک سے آپ نے ناک صاف کیا، اور فرمایا کیا بات ہے! ابو ہریرہ کتان کی چادر سے ناک صاف کر رہا ہے! اللہ کی قسم! ابو ہریرہ پر ایک وقت ایسا بھی آیا کہ میں منبر رسول اللہ ﷺ اور حجرہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے درمیان گر گیا بیہوشی کی حالت میں تھا اور کوئی آنے والا آیا! اور اس نے میری گردن پر پاؤں رکھ کر ہلایا اس نے سمجھا کہ مجھ پر جنون طاری ہو گیا ہے، حالانکہ ایسا نہیں تھا (یعنی مجھ پر جنون والی حالت نہیں تھی)، حالانکہ ایسا مجھ پر بھوک کی وجہ سے تھا۔

مالک بن دینار فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کبھی پیٹ بھر کر کبھی روٹی نہیں کھائی، اور نہ ہی

گوشت مگر مہمان کے ساتھ۔ (یعنی مہمان کے ساتھ کچھ زیادہ کھالیتے)۔

۲۴. ﴿باب ما جاء فی صفة أکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم﴾

۱۳۲۔ کعب بن مالک اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھانے کے بعد تینوں انگلیوں کو چاٹ لیتے تھے۔

ابوعیسی فرماتے ہیں کہ اور اس کے علاوہ محمد بن بشار اس حدیث میں فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھانے کے بعد اپنی تینوں انگلیوں کو چاٹ لیتے۔

۱۳۳۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا کھالیتے تو تینوں انگلیوں کو چاٹ لیتے۔

۱۳۴۔ ابوجحیفہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''بہر حال میں ٹیک لگا کر کھانا کھانے والا نہیں ہوں''۔

''اور سفیان نے علی بن اقمر سے اسی کی مثل بیان کیا''۔

۱۳۵۔ کعب بن مالک اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی تین انگلیوں سے کھانا کھاتے اور ان کو چاٹ لیتے۔

۱۳۶۔ مصعب بن سلیم فرماتے ہیں کہ میں نے انس بن مالک سے سنا آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں کھجوریں لائی گئیں پس میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو تناول فرمارہے تھے اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھوک کی وجہ سے ٹیک لگائے ہوئے تھے۔

۲۵. ﴿باب ما جاء فی صفة خبز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم﴾

۱۲۷۔ اسود بن زید حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا سے روایت کرتے ہیں آپ رضی اللہ عنھا نے فرمایا کہ آل محمد ﷺ نے کبھی جو کی روٹی سے مسلسل دو دن پیٹ بھر کر نہیں کھایا یہاں تک کہ آپ ﷺ کی روح مبارک قبض ہوگئی۔

۱۲۸۔ سلیم بن عامر فرماتے ہیں کہ میں نے ابو امامۃ الباھلی سے سنا انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے اھل بیت سے جو کی ایک روٹی بھی نہیں بچا کرتی تھی۔

۱۲۹۔ ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور آپکے اھل بیت کئی راتیں متواتر بھوکے گزارتے تھے اور شام کا کھانا نہ پاتے، اور دوام طور پر آپ ﷺ کے ہاں جو کی روٹی ہوتی تھی۔

۱۳۰۔ سہل بن سعد سے پوچھا گیا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے سفید میدہ کی روٹی کھائی ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ حضور ﷺ نے سفید میدہ کی روٹی دیکھی ہی نہیں، اور پوچھا گیا کہ کیا حضور ﷺ کے زمانہ میں چھانیاں ہوا کرتی تھیں؟ تو فرمایا نہیں تھیں، پھر پوچھا گیا کہ جو کو کیا کرتے تھے؟ تو فرمایا کہ ہم اس کو پھونکتے تھے جو اڑنا ہوتا وہ اڑ جاتا پھر ہم اسے پکا لیتے۔

۱۳۱۔ انس بن مالک فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے نہ تو چوکی پر رکھ کر کھانا کھایا اور نہ ہی چھوٹی پیالی میں اور نہ آپکے لیے چپاتی پکائی گئی، راوی نے قتادہ سے پوچھا پھر تم کھانا کس پر رکھ کر کھاتے تھے؟ تو فرمایا اس دستر خوان پر (یعنی چمڑے کے دستر خوان پر)۔

۱۳۲۔ حضرت مسروق فرماتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ کے پاس حاضر ہوا تو میرے لیے کھانا منگوایا اور فرمایا کہ جب میں پیٹ بھر کھانا کھاتی ہوں تو رو دیتی ہوں تو میں نے کہا آپ ایسا کیوں کرتی ہیں؟ تو فرمایا میں اس حال کو یاد کرتی ہوں جس میں رسول کریم ﷺ نے اس دنیا سے پردہ فرمایا ! اللہ کی قسم!

آپ نے ایک دن میں دو مرتبہ نہ روٹی تناول فرمائی اور نہ ہی گوشت!۔

۱۴۳۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وصال مبارک تک کبھی دو دن متواتر جو کی روٹی پیٹ بھر کر نہ کھائی۔

۱۴۴۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے نہ تو چوکی پر رکھ کر کھانا کھایا اور نہ ہی چپاتی کھائی، حضور ﷺ نے سادگی پسند فرمائی اور فقر کو آپ نے خود اختیار فرمایا۔

۲۶. ﴿باب ما جاء فی إدام رسول اللہ ﷺ﴾

۱۴۵۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سرکہ بہترین سالن ہے، عبد اللہ بن عبد الرحمٰن اس حدیث میں فرماتے ہیں کہ بہترین سالن یا سرکہ بہترین سالن ہے۔

۱۴۶۔ سماک بن حرب فرماتے ہیں کہ میں نے نعمان بن بشیر سے سنا، انہوں نے فرمایا کہ کیا تم اپنے کھانے پینے کی چیزیں تناول نہیں فرماتے! بیشک میں نے تمہارے نبی پاک ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ کے پاس اتنی بھی خشک کھجور نہیں تھی جس سے آپ ﷺ سیر ہو کر کھاتے۔

۱۴۷۔ جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بہترین سالن سرکہ ہے۔

۱۴۸۔ زھدم جرمی فرماتے ہیں کہ ھم موسیٰ اشعری کے پاس تھے کہ آپ کے پاس مرغ کا گوشت لایا گیا، حاضرین میں سے ایک آدمی دور ہٹ گیا حضرت موسیٰ اشعری نے فرمایا کہ تجھے کیا ہوا! اس نے عرض کی کہ میں نے اس مرغ کو گندی چیزیں کھاتے دیکھا ہے تو میں قسم کھائی کہ اسے نہیں کھاؤں گا، اس پر آپ نے فرمایا قریب ہو جا! کہ بیشک میں نے رسول اللہ ﷺ کو مرغ کا گوشت کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔

۱۴۹۔ ابراہیم بن عمر اپنے والد کے واسطے سے اپنے دادا حضرت سفینہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حُباری (چکور) کا گوشت کھایا ہے۔

۱۵۰۔ زھدم جرمی کہتے ہیں کہ ہم حضرت ابوموسیٰ کے پاس تھے جب آپ کا کھانا لایا گیا تو اس میں مرغ کا گوشت بھی تھا، حاضرین مجلس میں ایک شخص سرخ رنگ قبیلہ بنی تیم اللہ سے تھا، گویا کہ وہ رومی غلام ہے، راوی کہتے ہیں کہ وہ (کھانے سے) کنارہ کش ہو گیا تو اس سے حضرت ابوموسیٰ نے فرمایا قریب ہو جا! (اور کھا) کیوں کہ میں نے حضور ﷺ کو اس سے کھاتے ہوئے دیکھا ہے تو اس نے کہا کہ میں نے اس (مرغ) کو کچھ چیز کھاتے دیکھا ہے اس لیے اسے مکروہ جانتے ہوئے قسم کھائی ہے کہ میں اسے کبھی نہ کھاؤں گا۔

۱۵۱۔ ابوسعید کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ زیتون کھایا کرو کیونکہ وہ ایک مبارک درخت سے نکلتا ہے۔

۱۵۲۔ عمر بن خطاب فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا زیتون کو کھایا کرو اور اسکا تیل استعمال کیا کرو، کیونکہ یہ ایک مبارک درخت سے ہے۔

۱۵۳۔ انس بن مالک فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کدو پسند فرماتے تھے۔ پس جب آپ ﷺ کیلیے کھانا لایا جاتا یا پھر آپ ﷺ کھانے کیلیے بلائے جاتے، تو پس میں اس میں کدو تلاش کرنے لگ جاتا اور ان کو آپ ﷺ کے سامنے رکھ دیتا، کیونکہ میں جانتا تھا کہ آپ ﷺ اسے پسند کرتے ہیں۔

۱۵۴۔ حکیم بن جابر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا، تو میں نے کدو دیکھے جنہیں آپ ﷺ کاٹ رہے تھے، میں نے عرض کی کہ یہ کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا،

ہم اس کے ذریعے کھانا زیادہ کرتے ہیں۔

۱۵۵۔ ابوطلحہ فرماتے ہیں میں نے انس بن مالک کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک درزی نے حضور ﷺ کی کھانے کی دعوت کی جو اس نے بنایا ہوا تھا، حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں بھی حضور ﷺ کے ساتھ چل پڑا کھانے کی طرف، پس رسول اللہ ﷺ کی طرف جو کی روٹی قریب کی گئی، اور سالن جس میں کدو اور (نمک لگا کر) سکھایا ہوا گوشت تھا، حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ پیالے کے کنارے سے کدو تلاش کر رہے تھے، میں اس دن سے مسلسل کدو پسند کرتا ہوں۔

۱۵۶۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حلوہ کو اور شہد کو پسند فرماتے تھے۔

۱۵۷۔ حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو بھنا ہوا گوشت پیش کیا، آپ ﷺ نے اس سے کھایا اور پھر نماز کیلیے تشریف لے گئے، اور وضو نہ فرمایا۔

۱۵۸۔ عبداللہ بن حارث فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مسجد میں بھنا ہوا گوشت کھایا۔

۱۵۹۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ فرماتے ہیں کہ میں ایک رات حضور ﷺ کے ہمراہ (کسی کا) مہمان ہوا تو آپ ﷺ کے سامنے بھنا ہوا گوشت پیش کیا گیا آپ ﷺ نے چھری لے کر میرے لیے کاٹنا شروع کیا، اور مغیرہ فرماتے ہیں کہ اتنے میں حضرت بلال نے آ کر نماز کے وقت کی خبر دی تو آپ ﷺ نے چھری رکھ دی اور فرمایا کہ اسے کیا ہوا: اس کے دونوں ہاتھ خاک آلود ہوں، کہتے ہیں کہ میری مونچھیں بڑھی ہوئی تھیں، پس آپ ﷺ نے اس سے فرمایا لاؤ میں اسے کم کر کے برابر کر دوں۔

۱۶۰۔ حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کی خدمت میں گوشت لایا گیا اور اس میں سے آپ

کو شانہ پیش کیا گیا، اور یہ آپ ﷺ کو پسند تھا، پس آپ ﷺ نے اسے منہ سے توڑا۔

۱۶۱۔ ابن مسعود فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ شانے کا گوشت پسند کرتے تھے، اور فرمایا کہ اسی میں حضرت محمد ﷺ کو زہر دیا گیا، صحابہ کا گمان تھا کہ یہودیوں نے آپ ﷺ کو زہر دیا ہے۔

۱۶۲۔ حضرت ابو عبیدہ فرماتے ہیں میں نے نبی پاک ﷺ کیلیے ہانڈی پکائی، آپ ﷺ بازو کو پسند فرمایا کرتے تھے، میں نے آپ ﷺ کو بازو پیش کیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اور دو، میں نے پیش کیا پھر مجھے فرمایا کہ مجھے اور بازو دو میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ بکری کے کتنے بازو ہوتے ہیں، اس پر حضور محمد ﷺ نے فرمایا مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، اگر تو خاموش رہتا تو پھر میرے بار بار مانگنے پر تو مجھے پکڑائے ہی جاتا۔

۱۶۳۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو کندھے کے گوشت سے زیادہ کوئی گوشت پسند نہ تھا، لیکن وہ نہ پایا جاتا مگر کبھی کبھی، اور اس کی طرف جلدی کرتے کیونکہ یہ گوشت جلدی ہضم ہوتا ہے۔

۱۶۴۔ عبد اللہ بن جعفر فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ بیشک اچھا گوشت پشت کا گوشت ہے۔

۱۶۵۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سرکہ اچھا سالن ہے۔

۱۶۶۔ ام ھانی فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا کیا تیرے پاس (کھانے کیلیے) کوئی چیز ہے؟ میں نے عرض کی کہ نہیں ہے، مگر صرف خشک روٹی اور سرکہ ہے، تو فرمایا کہ جس گھر میں سرکہ ہو تو وہ گھر سالن سے خالی نہیں ہوتا۔

۱۶۷۔ ابوموسیٰ اشعری فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ''عائشہ رضی اللہ عنہا کو دوسری عورتوں پر اس طرح فضیلت حاصل ہے جس طرح ثرید کو تمام کھانوں پر۔

۱۶۸۔ انس بن مالک فرماتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو دوسری عورتوں پر فضیلت اس طرح حاصل ہے کہ جس طرح ثرید کو تمام کھانوں ہر۔

۱۶۹۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں لہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے پنیر کا ٹکڑا کھایا اور وضو کیا پھر دیکھا کہ آپ ﷺ نے بکری کا گوشت کھایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں فرمایا۔

۱۷۰۔ انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب ام المومنین حضرت صفیہ سے شادی کی تو پھر آپ ﷺ نے کھجوروں اور ستو کے ساتھ ولیمہ کیا۔

۱۷۱۔ حضرت عبید اللہ بن علی اپنی دادی حضرت سلمہ سے روایت کرتے ہیں کہ بیشک حضرت امام حسن، بن عباس حضرت ابن جعفران کے پاس آئے اور کہا کہ ہمارے لیے وہ کھانا تیار کریں جو حضو ﷺ کو پسند تھا، اور آپ اسے شوق سے تناول فرماتے تھے انہوں نے فرمایا (حضرت سلمی نے) کہ اے میرے بیٹے آج تو وہ کھانا شوق سے نہیں کھائے گا عرض کیا کیوں نہیں (یعنی ضرور کھائیں گے) آپ ہمارے لیے وہ کھانا پکائیں، اس پر حضرت سلمہ نے تھوڑا سا جو کو لیا اور ان کو پیسا اور ہنڈیا میں ڈال دیا پھر اس میں کچھ زیتون کا تیل ڈالا اور سیاہ مرچ اور مصالحے کوٹ کر ڈالے اور پھر یہ کھانا ان کے قریب (یعنی کہ جو انہوں نے پکایا تھا) کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ وہ کھانا ہے جس کو آنحضرت ﷺ نے پسند فرمایا اور خوشی سے تناول فرماتے۔

۱۷۲۔ جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں حضو ﷺ ہمارے گھر میں تشریف لائے تو ہم نے آپ ﷺ کیلیے

بکری ذبح کی تو حضور ﷺ نے فرمایا گویا کہ یہ جانتے ہیں کہ ہمیں گوشت پسند ہے۔

((اس حدیث میں ایک واقعہ اور بھی ہے))

۱۷۳۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور میں آپ ﷺ کے ساتھ تھا، پس آپ ﷺ انصار میں سے ایک عورت کے گھر داخل ہوئے تو اس نے آپ ﷺ کیلیے بکری ذبح کی آپ ﷺ نے اس میں سے کچھ کھایا پھر وہ آپ ﷺ کی خدمت میں کھجوروں کی ایک ٹوکری یا تھالی لے کر آئی، تو پھر آپ ﷺ نے اس سے کچھ کھایا پھر آپ ﷺ نے ظہر کیلیے وضو کیا، اور نماز پڑھی، پھر آپ ﷺ جب واپس تشریف لائے تو آپ ﷺ کی خدمت میں بکری کا بقیہ گوشت لائی پھر آپ ﷺ نے اس کو کھایا پھر آپ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھی اور وضو نہیں فرمایا۔

۱۷۴۔ ام منذر فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت علی کے ساتھ میرے گھر میں تشریف لائے، تو ہمارے گھر میں کھجوروں کے خوشے لٹکے ہوئے تھے، حضور ﷺ نے کھجوریں کھانی شروع فرمائیں اور حضرت علی بھی کھانے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے علی! تو نہ کھا، کیوں کہ تو ابھی کمزور ہے (ام منذر کا بیان ہے کہ پھر) حضرت علی بیٹھ گئے اور حضرت محمد ﷺ تناول فرماتے رہیے، (راویہ کہتی ہیں) کہ پھر میں نے ان کیلیے کچھ چقندر اور جَو کو ملایا تو ﷺ نے فرمایا کہ اے علی! اس سے کھا کہ یہ تیرے لیے موافق ہے۔

۱۷۵۔ ام المؤمنین فرماتی ہیں کہ حضرت محمد ﷺ میرے پاس (کچھ دن چڑھا) تشریف لاتے تو پھر فرماتے کہ کیا تیرے پاس اس وقت کا کھانا ہے؟ آپ فرماتی ہیں کہ میری اگر عرض کرتی کہ "نہیں"، تو آپ ﷺ یہ فرماتے کہ میں نے روزے کی نیت کرلی، پھر ایک دن آپ ﷺ ہمارے پاس تشریف

لائے تو میں نے عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں یہ تحفا آیا ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کیا ہے؟
میں نے عرض کی کہ یہ کھجور کا حلوہ ہے، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں صبح سے روزے دار ہوں، پھر
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تناول فرمایا۔

"""" اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے """"

۱ ((اس سے معلوم ہوا کہ نفلی روزے کی نیت زوال سے پہلے کی جا سکتی ہے))

۲ ((نفلی روزہ ضرورت کے تحت توڑا جا سکتا ہے اور اس کی قضا واجب ہے))

۱۷۶۔ عبداللہ بن سلام فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کی روٹی کا ایک ٹکڑا لیا اور اس پر کھجور رکھ کر فرمایا یہ اس کا سالن ہے، اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تناول فرمایا۔

۱۷۷۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ثقل بہت زیادہ پسند تھا۔

((حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ ثقل سے مراد ہنڈیا کا بقیہ ہے))

۲۷. ﴿باب ما جاء فی صفة وضوء رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم عند الطعام﴾

۱۷۸۔ ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے باہر تشریف لے آئے تو کھانا پیش کیا گیا تو صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیلیے وضو کا پانی نہ لائیں؟ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک مجھے اس وقت وضو کا حکم ہے جب میں نماز کا ارادہ کروں۔

۱۷۹۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء سے باہر تشریف لائے اور کھانا پیش کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی گئی کہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو نہیں فرمائیں گے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں نماز پڑھنے لگا ہوں کہ جو وضو کروں۔

۱۸۰۔ حضرت سلمان فرماتے ہیں کہ میں نے تورات شریف میں پڑھا ہے کہ کھانے کے بعد وضو کرنے میں برکت ہے، یہ بات میں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی اور جو کچھ میں نے تورات شریف میں پڑھا تھا وہ آپ ﷺ کو سنایا، تو آپ ﷺ نے فرمایا کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد وضو کرنا یہ کھانے کی برکت ہے۔

۲۸. ﴿باب ما جاء فی قول رسول الله ﷺ قبل الطعام وبعد ما یفرغ عنه﴾

۱۸۱۔ حضرت ابوایوب انصاری فرماتے ہیں کہ ہم ایک دن آنحضرت ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ آپ ﷺ کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا میں نے اول و آخر میں نہایت برکت والا کھانا کبھی نہیں دیکھا میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ ایسا کیوں ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہم نے کھاتے وقت بسم اللہ پڑھی ہے (لیکن) پھر ایسے آدمی نے کھانا شروع کیا جس نے بسم اللہ نہ پڑھی چنانچہ اس کے ساتھ شیطان نے بھی یہ کھانا کھایا۔

۱۸۲۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی کھانا کھانے لگے اور وہ بسم للہ پڑھنا بھول جائے تو (یاد آنے پر) یہ الفاظ کہے "**بسم الله أوله وآخره**" (یعنی میں اس کھانے کے اول و آخر میں اللہ کے نام سے برکت حاصل کرتا ہوں)۔

۱۸۳۔ حضرت عمر بن ابی سلمہ فرماتی ہیں کہ میں حضور ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا آپ ﷺ کے پاس کھانا (رکھا ہوا) تھا، آپ ﷺ نے فرمایا بیٹے قریب ہو جا! اور اللہ کا نام لیکر دائیں ہاتھ کے ساتھ اپنے آگے سے کھا۔

۱۸۴۔ ابوسعید خدری فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کھانے سے فارغ ہوتے تو فرماتے......

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِین))

ترجمہ: ((تمام تعریفیں اللہ کیلیے ہیں جس نے ہمیں کھانا کھلایا، پانی پلایا اور مسلمان بنایا))

۱۸۵۔ ابواُمامہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کے سامنے سے دسترخوان اٹھادیا جاتا (یعنی آپ ﷺ فارغ ہوجاتے) تو فرماتے: (اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی حَمْداً کَثِیراً طَیِّباً مُبَارَکاً فِیهِ، غیر مودع ولا الستغنی عنه ربنا) ((کہ تمام تعریفیں اللہ کیلیے ہیں بہت زیادہ پاکیزہ اور مبارک جنہیں نہ چھوڑا جائے اور نہ ان سے بے پرواہی برتی جائے اور وہ ہمارا رب ہے))۔

۱۸۶۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے چھ صحابہ کرام (کی مجلس) میں کھانا تناول فرما رہے تھے کہ ایک دیہاتی آیا وہ (کھانا) دولقموں میں کھا گیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر یہ شخص بسم اللہ پڑھ لیتا تو یہ کھانا تم کو کافی ہوجاتا۔

۱۸۷۔ حضرت انس بن مالک گفرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالی اس ایک شخص سے راضی ہوتا ہے جو ایک لقمہ کھانے، ایک گھونٹ پانی پینے پر بھی اللہ تعالی کا شکرادا کرتا ہے۔

۲۹. ﴿باب ما جاء فی قدح رسول الله ﷺ﴾

۱۸۸۔ حضرت ثابت فرماتے ہیں کہ حضرت انس نے ہمیں لکڑی کا ایک موٹا پیالہ لاکر دکھایا جس میں لوہے کے پترے لگے ہوئے تھے اور فرمایا اے ثابت! یہ رسول اللہ ﷺ کا پیالہ ہے۔

۱۸۹۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں نے اس پیالہ میں حضور ﷺ کو پانی، نبیذ (جس پانی میں کھجوریں

ڈالی گئی ہوں) شہد اور دودھ پلایا۔

۳۰. ﴿باب ماجاء فی فاکھۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم﴾

۱۹۰۔ حضرت عبداللہ بن جعفر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ تر کھجور کے ساتھ خربوزہ استعمال فرمایا کرتے تھے۔

۱۹۱۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تر کھجور کے ساتھ تربوز تناول فرمایا کرتے تھے۔

۱۹۲۔ حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خربوزہ اور تر کھجور (کھانے میں) جمع کرتے ہوئے دیکھا۔

۱۹۳۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تر کھجور کے ساتھ تربوز تناول فرمایا کرتے تھے۔

۱۹۴۔ حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ جب لوگ نیا پھل دیکھتے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کرتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے لے کر یہ دعا کرتے "اے اللہ! ہمارے پھلوں میں برکت فرما" ہمارے مدینہ اور ہمارے صاع اور ہمارے مُد میں برکت فرما ((صاع اور مُد وزن کرنے کے دو پیمانے ہیں)) اے اللہ ! بے شک ابراہیم تیرے بندے اور تیرے خلیل ہیں اور میں تیرا بندہ اور رسول ہوں انہوں (حضرت ابراہیم) نے مکہ مکرمہ کیلیے دعا کی اور میں تجھ سے مدینہ طیبہ کیلیے اتنی دعا کرتا ہوں کہ جتنی انہوں نے مکہ مکرمہ کیلیے دعا کی اور اتنی مزید دعا کرتا ہوں، اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی سامنے نظر آنے والے چھوٹے بچے کو بلا کر وہ پھل دیتے۔

۱۹۵۔ حضرت ربیع بنت معوذ فرماتی ہیں کہ مجھے میرے چچا معاذ بن عفراء نے تازہ کھجوروں کا ایک تھال دے کر بھیجا جس کے اوپر روئیں دار خربوزے رکھے ہوئے تھے اور میں یہ تھال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ

میں لیکر آئی کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خربوزے پسند تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت بحرین سے آئے ہوئے بہت سے زیورر کھے ہوئے تھے اس میں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ بھر کر مجھے دیا۔

۱۹۶۔ حضرت ربیع بنت معوذ فرماتی ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تازہ کھجوروں کا ایک تھال لے کر آئی جس پر چھوٹی چھوٹی روئیں والے خربوزے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ بھر کر مجھے زیورات دیے (راویہ کہتی ہیں) سونا دیا۔

۳۱. ﴿باب ماجاء فی صفة شراب رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم﴾

۱۹۷۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھنڈا اور میٹھا پانی زیادہ پسند تھا۔

۱۹۸۔ ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں اور خالد بن ولید حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ام المؤمنین کے ہاں تشریف لے گئے، آپ دودھ کا ایک برتن لائیں جن میں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دائیں جانب تھا اور خالد بن ولید آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں جانب تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ پینے کا حق تو تیرا ہے لیکن اگر تو چاہے تو حضرت خالد کو ترجیح دے سکتا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کے بقیہ پر کسی اور کو ترجیح نہیں دونگا پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسے اللہ تعالیٰ کھانا کھلائے تو وہ یہ دعا کہے کہ اے اللہ! ہمارے لیے اس میں برکت دے اور ہمیں اس سے اچھا کھلا اور جسے اللہ تعالیٰ دودھ عطا کرے وہ یہ دعا مانگے کہ اے اللہ ہمارے لیے اسمیں برکت دے اور زیادہ عطا فرما پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دودھ کے سوا اور کوئی ایسی چیز نہیں جو کھانے اور پانی (دونوں کی جگہ) کفایت کرے۔

۳۲. ﴿باب ما جاء فی صفة شرب رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم﴾

۱۹۹۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمزم کا پانی پیا حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے

ہوئے تھے۔

۲۰۰۔ حضرت عمر بن شعیب اپنے والد کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو کھڑے اور بیٹھے پانی پیتے دیکھا۔

۲۰۱۔ ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو زمزم سے پانی پلایا آپ ﷺ نے اس کو کھڑے ہو کر پیا۔

۲۰۲۔ نزال بن سبرہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ دار القضاء میں تشریف فرما تھے کہ آپ کے پاس پانی کا ایک کوزہ لایا گیا آپ نے اس سے چلو بھر کر ہاتھوں کو دھویا، کلی کی، ناک میں پانی ڈالا، چہرے، بازوؤں اور سر مبارک کا مسح کیا اور پھر باقی پانی کھڑے ہو کر نوش فرمایا، پھر آپ نے فرمایا یہ اس شخص کا وضو ہے جو بے وضو نہ ہو اور میں نے آنحضرت ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

۲۰۳۔ انس بن مالک فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ برتن میں تین مرتبہ سانس لیتے، جب آپ ﷺ پانی پیتے۔

۲۰۴۔ ابن عباس فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب پانی پیتے تو دو مرتبہ سانس لیتے۔

۲۰۵۔ حضرت عبد الرحمٰن بن ابو عمرہ اپنی دادی حضرت کبشہ سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ میرے ہاں تشریف لائے تو آپ ﷺ نے لٹکے ہوئے مشکیزے سے کھڑے ہو کر پانی نوش فرمایا پھر میں نے مشکیزے کا منہ کاٹ لیا (کاٹ کر بطور تبرک اپنے پاس رکھ لیا)۔

۲۰۶۔ ثمامہ بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ انس بن مالک نے برتن میں تین مرتبہ سانس لیا اور انہوں نے گمان کیا کہ نبی کریم ﷺ برتن میں تین مرتبہ سانس لیتے تھے۔

۲۰۷۔ حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اُم سُلیم کے گھر تشریف لے گئے اور آپ نے لٹکے ہوئے مشکیزے سے کھڑے ہو کر پانی پیا پھر حضرت اُم سُلیم نے کھڑے ہو کر مشکیزے کے منہ کو کاٹ لیا۔

۲۰۸۔ عائشہ بنت اسد بن اُبی وقاص اپنے والد سے روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ کھڑے ہو کر پانی پیتے تھے۔

۳۳.﴿باب ما جاء فی تعطر رسول اللہ ﷺ﴾

۲۰۹۔ حضرت موسیٰ اپنے والد حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک شیشی تھی جس سے آپ ﷺ خوشبو لگایا کرتے تھے۔

۲۱۰۔ ثمامہ بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ انس بن مالک خوشبو کو نہیں لوٹاتے تھے، اور انس بن مالک فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ خوشبو کو نہیں لوٹاتے تھے۔

۲۱۱۔ ابن عمر فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین چیزیں نہ لوٹاؤ:۔

۱) تکیہ ۲) تیل ۳) دودھ

۲۱۲۔ ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مرد ایسی خوشبو لگائے کہ جس کی خوشبو تیز ہو اور رنگ ظاہر نہ ہو، اور عورت ایسی خوشبو لگائے کہ جس کی خوشبو تیز نہ ہو اور رنگ ظاہر ہو۔

۲۱۳۔ ابو عثمان النہدی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" کہ جب تم میں سے کسی ایک کو خوشبو دی جائے پس وہ اس کو نہ لوٹائے کہ یہ جنت سے نکلی ہے۔